International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print), ISSN 2710-3749 (Online)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com
E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur

خواتین کا مساجد میں آنا نصوص شرعیہ اور عصر حاضر کے تناظر میں

Attendance of Women in Mosques in the Perspectives of basic Sources of Islamic law and Current Era

1. Prof. Dr. Muhammad Hammad lakhvi,
Dean, Faculty of Islamic Studies,
University of the Punjab, Punjab, Pakistan
Email: hammad.is@pu.edu.pk
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0003-2691-5623

2. Dr. Abdul Ghaffar,
Post Doc. Fellow / Associate Professor,
Department of Fiqh & Shariah,
The Islamia University of Bahawalpur, Punjab, Pakistan
Email: abdul.ghaffar@iub.edu.pk
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0001-7132-0093

To cite this article: Prof. Dr. Muhammad Hammad Lakhvi and Dr. Abdul Ghaffar, "Attendance of Women in Mosques in the Perspectives of basic Sources of Islamic law and Current Era". International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS) 3 (Issue 2), 01–18.

Journal	International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 3 || July - December 2021 || P. 01-18
Publisher	Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL:	https://www.islamicjournals.com/3-2-1/
DOI:	https://doi.org/10.54262/irjis.03.02.u01
Journal Homepage	www.islamicjournals.com
Published Online:	July 2021

Abstract:

In Muslim society, the mosque is the focal point of all instructive and social exercises. The aggregate supplication of every one of the Muslims in the Mosque is viewed as an image of reliability. Meeting over and over is a watchman deed of general and uncommon relations. One of the significant errands of the Prophet Muhammad (ﷺ) was to fortify the pride and regard of a lady as a gender orientation through improving and reinforcing social considerations and qualities. The ladies assume a significant and indispensable part in the arrangement of Islamic culture. It is an exercise conveying the source that assuming it is remedied, an efficient and absolutely society can be framed.

The Prophet Muhammad (ﷺ) energized the ladies separated from partaking the aggregate petition with every one of the Muslims in a mosque to take part in the aggregate strict, instructive and social exercises. The ladies were offered the freedom to assume a dynamic part in different social exercises. The Prophet Muhammad (ﷺ) in his several sayings permitted to go to the mosque for congregational prayers. But along with this, there are some other sayings of the Prophet (ﷺ), which show that women are more likely to pray in some corner of their home. In present circumstances, the relationship of women has been completely diminished with the mosque .Women are an important part of society and it is very hazardous to isolate them from taking part in religious activities of the society. It is also urgent to strengthen women's role in the relationship with educational institutions like mosques and schools. When for the cause of getting an education the woman is coming out of the house and it is encouraged them to achieve education, but it looks unreasonable that they are discouraged to go to the mosque to say a prayer in congregation. When the state and society have made arrangements for their protection everywhere, then why it is not possible to manage women's protection in mosques to the prayer in congregation. It is the main theme on which this article is being written.
Keywords: Mosque, Respect of Woman, Education, Prayer, Congregation

1 تمہید

اسلامی معاشرے کے قیام کے روز اول سے ہی اسلامی سرگرمیوں اور جملہ مسلمین کے مل بیٹھنے کے لیے مسجد ایک مرکز کی حیثیت رکھتی ہے۔ دین کی علامت کے طور پر نماز باجماعت کی بہت اہمیت ہے۔ یوں خاص و عام تعلقات کی حفاظت کے لیے بابار ملاقات کا موقع میسر آتا ہے۔ نماز خود ایک خاص قسم کی فکری اور اخلاقی تاثیر کی حامل ہے۔ جبکہ باجماعت نماز باہم آشنا بن کر مسلم امہ کو آج اور کل کا سامنا کرنے کے قابل بناتی ہے۔ بعض ائمہ فقاء کے نزدیک پانچوں نمازوں کی باجماعت ادائیگی ایسا فریضہ ہے جو بغیر عذرِ شرعی ساقط نہیں ہو سکتا، جبکہ اسی وقت جمہور علماء کا موقف یہ ہے کہ باجماعت نماز کی ادائیگی سنت مؤکدہ ہے۔ فقہ ظاہری کے پیروکاروں کے ہاں باجماعت نماز سنت مؤکدہ ہے مگر صرف مردوں کے لیے نہیں بلکہ عورتوں کے لیے بھی سنت مؤکدہ ہے۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ عورت نہ صرف اپنے گھر اور سازوسامان کی نگہبان ہے بلکہ اپنے ماتحت افرادِ خانہ کے لیے جواب دہ بھی ہے۔ تاہم عورت کے لیے پانچ وقت باجماعت نماز کی باقاعدہ ادائیگی ایک مشقت طلب کام ہے، جبکہ شیر خوارگی، اولاد کی پرورش وتربیت کے معاملات اور مرد کے خوش اسلوب سے استقبال کی تیاری بھی اس کی ذمہ داریوں میں شامل ہیں۔

2 معاشرتی اصلاح میں خواتین کی فعالیت

رسول اللہ ﷺ نے معاشرتی اقدار کو مستحکم کرنے اور لوگوں کی فکری تطہیر اور تصورات کی اصلاح کے حوالے سے بنیادی کام یہ کیا کہ بطور صنف عورت کی عزت و تکریم کو لازم کر دیا ۔مزید بر آں لڑکیوں اور لڑکوں کے درمیان امتیاز نہ کرنے اور بیٹیوں کی اچھی پرورش کرنے کو اعلیٰ اخلاقی رویے کے طور پر عوام الناس میں متعارف کرایا۔ معاشرتی ناہمواریوں اور اخلاقی بگاڑ کی اصلاح، انبیاء کرامؑ کی

دعوتی جدوجہد کا ایک بنیادی اور لازمی جزو رہا ہے۔ خاتم الانبیاء ﷺ نے معاشرتی اصلاح کا بطور خاص ہدف عرب معاشرے کے کمزور طبقات کو حقوق دلوانے اور انھیں اٹھانے کو ٹھہرایا۔ رسولِ خدا ﷺ نے خواتین کے ساتھ نا انصافی اور استحصال کے خاتمے، اور نیز معاشرتی حقوق کے تحفظ کے لیے جو اصلاحی اقدامات کیے ان کا حسب ذیل جائزہ سامنے آتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے بچیوں کو ناپسند کرنے سے ممانعت فرمائی اور وجہ بتائی کہ یہ تو ماں باپ کا دل لگانے والی اور غیر معمولی قدر رکھنے والی ہوتی ہیں۔[1] آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس کے ہاں بیٹی پیدا ہو اور وہ اسے زندہ دفن کرنے سے گریز کرے ، اور نہ ہی اس کی تحقیر کرے اور اس کے ساتھ لڑکوں کے مقابلے میں امتیازی سلوک بھی نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمادیں گے۔[2] فرامینِ مصطفیٰ ﷺ سے نہ صرف اپنی بیٹیوں سے حسن سلوک پر جنت کی بشارت ہے، بلکہ مزید نبی رحمت ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے دو بچیوں کے بلوغت کو پہنچنے تک ان کی کفالت کی، قیامت کے روز وہ اس حالت میں آئے گا کہ میں اور وہ ان دو انگلیوں کی طرح اکٹھے ہوں گے۔[3] اسی طرح بطور زوجہ کے بھی عورت کی دیکھ بھال اور اس کے احترام کے تحفظ کے لئے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا کہ عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی وصیت قبول کرو، کیونکہ وہ رشتہ نکاح کی وجہ سے تمھاری پابند ہو کر رہتی ہیں لیکن اس سے آگے تمہیں ان پر زور زبردستی کا کوئی اختیار نہیں۔[4]

اسلام نے عورت کی تکریم و احترام کو اجاگر کرنے کے بعد جس اہم ترین دائرہ میں اصلاحی اقدامات کئے وہ خاندانی زندگی کا دائرہ تھا۔ حفاظتِ حقوقِ خواتین اور انھیں خاوندوں کے ظلم و تعدی سے بچانے کے لیے متعدد نظری و عملی اقدامات کیے گئے۔ شریعت مطہرہ میں رشتہ نکاح قائم کرنے کے لیے مہر کی ادائیگی مرد پر لازم قرار دی گئی۔[5] عورت کا یہ حق قرار دیا گیا کہ وہ مہر وصول کیے بغیر مرد کے ساتھ رخصتی سے انکار کر دے۔ نکاح کے لیے عورت کی رضامندی کو بنیادی شرط قرار دیا گیا اور اہل خاندان کو پابند کیا گیا کہ وہ ان کی مرضی معلوم کیے بغیر ان کا نکاح نہ کریں۔[6] اگر کوئی ایسا نکاح کیا گیا تو ایسے نکاح کی کوئی حیثیت نہیں اور اسے عدالتی طور پر منسوخ کیا جائے گا۔

---

1 Ahmad bin Muhammad ibn Hanbal, Abū Abdullah, *Musnad Al-Imām Ahmad bin Hanbal*, Hadith of Uqbah bin Amir al-Juhanī ‘an alnnabī, peace be upon him, Moassatu Al-Risālah,1st Edition, 1421 AH - 2001 AD, Hadīth No. 17373

2 Abū Dawūd Suleimān bin Al-Ash’ath, *Sunan Abi Dawūd*, Abwāb Al-Naūm, Bāb Fī Fazli man ala Yatīman, Hadīth No. 5146.

3 Muslim bin Al-Hajjāj Al-Qushayrī, *al-Musnad al-Sahih al-Mukhtasar,* binaqli al-adli ̓an al-adli 'ilaa Rasool Allah peace be upon him, kitāb al-birr walssilat waladābi , Bāb fadl al'iihsan 'iilaa albanāt , Hadīth No.149 - (2631).

4 Al-Tirmidhī, Muhammad bin Issā, Abū Issā, *Sunan Al-Tirmidhī*, abwāb alrradai ‘an al-adli 'ilaa Rasūl Allah peace be upon him, Bāb ma ja'Fī haqqi almar'at ealā zawjiha, Hadīth No.1163.

5 Al-Qur̓ān 4:24

6 Al-Bukhārī, Muhammad bin Ismaīl, Abū Abdullah, *Al-Jāmeu̓ Al-Musnad Al-Sahih Al-Mukhtaser min Amūr Rasool wa Sunanihī wa Ayāmihī, Kitāb Al-Hiyali, Bāb Fī Al-Nikāh,* Hadīth No.6970.

خواتین کی اجتماعی مذہبی و تعلیمی سرگرمیوں میں شرکت کی حوصلہ افزائی کی گئی اور مسجد میں باجماعت نماز میں شرکت کے علاوہ تعلیمی مجلسوں میں شریک ہونے اور مختلف سماجی سطحوں پر متحرک کردار ادا کرنے کے مواقع فراہم کیے گئے۔ عہد نبوی میں اس حوالے سے صحابہ کے ساتھ ساتھ بہت سی ممتاز صحابیات کے نمایاں کردار کا بھی ذکر ملتا ہے۔ مسجد نبوی میں خواتین کی تعلیم کے مخصوص اور مستقل حلقے قائم کیے گئے۔ خواتین کے لیے کسی جھجھک یا حجاب کے بغیر اپنے مخصوص مسائل کے حوالے سے استفسار کرنے کا ماحول بنایا گیا جس پر تبصرہ کرتے ہوئے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک موقع پر کہا کہ انصار کی خواتین بہت ہی اچھی تھیں کہ ان کی شرم دین کے معاملے میں سوال کرنے سے ان کے لیے رکاوٹ نہیں بنتی تھی۔[7]

3 مسجد مردم سازی کا اولین اور بنیادی مرکز ہے

عورت اسلامی معاشرے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ عورت گویا ایک درسگاہ ہے اگر اس کی اصلاح کر دی جائے تو ایک منظم اور پاکیزہ معاشرہ تشکیل پا گیا۔ مسلمان عورت ماں، بہن، اور بیٹی ہر روپ میں گھرانے کا جزولانیفک ہے، یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں اس کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی جاتی رہی ہے، کیونکہ اس کی تعلیم و تربیت گویا آنے والی نسلوں کی اصلاح کا پیش خیمہ ہے اور اس کی جہالت آنے والی کئی پشتوں کا خانہ خراب کرنے کے مترادف ہے۔ اسلامی معاشرے میں سب سے بڑا تعلیمی مرکز مسجد ہے۔ لمحہ فکریہ ہے کہ حصول تعلیم کی خاطر جب خواتین سکول، کالج، یونیورسٹی اور مخلوط تعلیمی اداروں کا رخ کرتی ہیں تو مذہبی طبقہ سے وابستہ افراد کا جذبہ غیرت جوش نہیں مارتا اور نہ ہی اس وقت غیرت کا جنازہ نکلتا ہے جب خواتین بازاروں اور مارکیٹوں میں غیر محرم دوکانداروں سے شاپنگ کرتے اور بازاری گفتگو کرتے ہوئے نظر آتی ہیں۔ معاشرتی اصلاح اور خواتین کی تربیت کے حوالے اگر کوئی مُعاصر مسجد کے مؤثر کردار کی بات کرے اور خواتین کو مساجد کی طرف راغب کرنے کی بات کرے تو کچھ لوگوں کو فتنے کا خدشہ لاحق ہو جاتا ہے۔

متعدد احادیث مبارکہ رُو سے عورتوں کا باجماعت نماز کے لیے مسجد میں جانا ثابت ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مبارک میں خواتین آپ ﷺ کے ساتھ مردوں کے پیچھے کھڑی ہو کر باجماعت نماز میں شریک ہوا کرتی تھیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی ایسی احادیث بھی تواتر کے ساتھ موجود ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عورتوں کا اپنے گھر کے کسی کونے میں نماز ادا کرنا زیادہ افضل ہے۔ گویا مردوں اور عورتوں کے لیے جس طرح دیگر بہت سے معاملات میں الگ الگ احکام ہیں اسی طرح باجماعت نماز کے متعلق بھی دونوں کے لیے علیحدہ حکم ہے۔ مرد اگر جماعت چھوڑ کر انفرادی طور پر اپنے گھر ہی نماز پڑھنے کو اپنا معمول بنائے تو یہ اس کے لیے جائز نہیں بلکہ آپ ﷺ نے ایسا کرنے والوں پر اس قدر ناراضگی کا اظہار فرمایا کہ ان کے گھروں کو جلا دینے کی بات کی مگر فرمایا کہ ایسا کرنے میں عورتوں اور بچوں کی موجودگی مانع ہے۔[8]

---

7 Abū Dawūd, *Al-Sunan,* kitāb alttahārat , Bāb aliaghtisāl min alhaīd , Hadīth No.316.

8 Al-Tayalisī, Abū Dawūd Suleīmān bin Dawūd, *Musnad Abi Dawūd Al-Tayalisī*, wamā rawai saeid Bīn 'abi saeidin, 'an 'abi hurayra alnaashir: Dār hijr - Misir,1st Edition 1419 AH – 1999AD, Hadīth No. 2443.

4 خواتین کو مساجد میں آنے سے روکنے کے اسباب و محرکات

دنیا جہاں میں آباد انسانوں میں کوئی مذہب، قوم یا حتیٰ کہ کوئی علاقہ ایسا نہیں جو فواحش کو مستحسن قرار دیتا ہو، بلکہ اس کے برعکس تمام عالم انسانی کے اقوام و مذاہب میں زنا اور اس کے متعلقات کی مذمومیت پر متحد ہیں۔ کیونکہ فطری امور تمام انسانوں میں مشترک ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بے حیائی کو کبھی انسانیت میں پذیرائی نہیں حاصل ہو سکی۔ اس کی ایک بڑی وجہ وہ مضر اثرات ہیں جو صرف افراد معاشرہ تک محدود نہیں رہتے، بلکہ معاشروں کو تباہ کرنے کے ساتھ ساتھ خاندانوں تک کو غارت کر دیتے ہیں۔ دور حاضر میں پیش آمدہ جنسی بدعنوانی، غارت گری، فتنہ اور نسوانی عصمت دری کے حادثات کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ ان تمام امور کے عقب میں حیوانیت و شہوت اور یورپ کی پیروی میں ناجائز تعلقات کی استواری پائے جاتے ہیں۔ کیونکہ تہذیب جدید میں اسباب اور دواعی زنا تو ہرگز معیوب نہیں چہ جائے کہ فواحش اور زنا آج بھی معیوب ہی گردانے جاتے ہیں۔ اور زنا و فواحش کے اسباب و ذرائع بندش اور قدغن لگائے جانے کے بجائے ان کو فخریہ طور پر مشتہر کرنا بھی معیوب نہیں سمجھا جاتا۔

اسلام فطرت کے مطابق قانون الٰہی اور نظام حیات ہے اس لئے جرائم و معاصی کے ساتھ ساتھ بکلی بیخ کنی کے لیے ان کے اسباب و دواعی کی کلیتاً ممانعت کر دی گئی ہے۔ شراب پینا تو حرام و ممنوع ہے ہی، اس کے ساتھ اس کا بنانا، بیچنا، خریدنا اور کسی کو دینا بھی بتمام ناجائز و حرام ٹھہرایا گیا ہے۔ بعینہ اسی طرح سود تو سود اس سے مماثلت رکھتے تمام قسم کے لین دین کو منع اور حرام کر دیا گیا ہے۔ یہ سلسلہ آگے بڑھتا ہے تو یہ بھی دیکھنے ملتا ہے کہ جس طرح شرک و بت پرستی ناقابل معافی عظیم گناہ ہے، تو اس کے جملہ دواعی بشمول مورتی تراشنا، مجسمہ بنانا، اور صورت گری کرنا بھی حرام اور ناقابل استعمال امور قرار پاتے ہیں۔ اور یہی حال زنا کا بھی ہے کہ شریعت مطہرہ معظمہ نے زنا کو حرام و ناجائز امر ٹھہرایا تو ان تمام اسباب پر بھی بکلی پابندی عائد کر دی جن سے زنا کے قریب جانے یا اس کے خیال تک آ جانے کا احتمال ہو، تبھی تو آنکھوں کا زنا، کانوں کا زنا، ہاتھوں کا زنا اور پیروں کا زنا مسلمان مرد و زن کو سمجھایا گیا جو کہ بالترتیب ایک دوسرے پر شہوانی نظر ڈالنے، باتیں سننے، چھونے اور چل کر جانے سے ثابت ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث کی مشہور اور معتبر کتاب صحیح مسلم کی حدیث بیان کرتی ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبُهُ مِنَ الزِّنَا، مُدْرِكٌ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ، فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ، وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الِاسْتِمَاعُ، وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ، وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ، وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا، وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى، وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ»[9]

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اولاد آدم پر زنا کا حصہ لکھا جا چکا ہے جسے وہ یقیناً پائے گا؛ اجنبی عورت کی جانب شہوت سے دیکھنا آنکھوں کا زنا، شہوت سے اجنبی عورت کی باتوں کی طرف کان لگانا کانوں کا زنا، اس سے گفتگو کرنا زبان کا زنا، اس کو چھونا و پکڑنا ہاتھ کا زنا ہے اور اس کی طرف غلط ارادہ سے جانا قدموں کا زنا ہے، چاہتا اور تمنا دل کرتا ہے، اس جذبہ کی تکمیل یا تردید شرمگاہ کرتی ہے۔

---

[9] Muslim, *Sahih Muslim*, ,kitāb alqadar ,Bāb quddir ealaa Ibn Adam hazzuh min Al-Zina, Hadīth No.21 - (2657).

خواتین کا پردہ اسی سد ذرائع کے اصول پر مبنی ہے کہ ترکِ پردہ گناہ میں مبتلا ہونے کا سبب ہے۔ اس میں بھی اسباب کی مذکورہ اقسام یعنی سبب قریب، سبب بعید اور سبب بعید تر کے احکام جاری ہوں گے، مثلاً جوان مرد کے سامنے جوان عورت کا بدن کھولنا گناہ میں مبتلا ہونے کا قریبی سبب ہے کہ عادتاً آدمی ایسی صورت حال میں بالعموم گناہ میں لازمی طور پر مبتلا ہو جاتا ہے اس لئے یہ صورت شریعت کی نظر میں زنا کی طرح حرام ہے۔ یہ سب کے حق میں حرام ہوگا اور یہ حکم اوقات و حالات سے بھی متاثر نہیں ہوتا۔ اسلام کے عہد زریں اور خیر و صلاح میں بھی اس کا حکم وہی تھا جو آج کے دورِ ظلمت اور شر و فساد کے زمانہ میں ہے۔ ایک رائے یہ ہے کہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد وہ حالات باقی نہیں رہے۔ بلکہ طبیعتوں میں تغیر اور قلبی اطمینان میں فتور پیدا ہو گیا چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ:

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: «لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، وَمَا نَفَضْنَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ الْأَيْدِيَ حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا»[10]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ میں داخل ہوئے اس وقت مدینہ کی ہر چیز روشن ہو گئی، اور جب آپ ﷺ کا انتقال ہوا ہر چیز تاریک ہو گئی اور ہم لوگوں نے ابھی آپ ﷺ کے کفن دفن سے ہاتھ بھی نہیں جھاڑا تھا کہ ہم نے اپنے دلوں کی بدلتی کیفیت کو محسوس کیا۔

خواتین کے مساجد میں آنے سے متعلق عدم جواز کے قائلین کا کہنا ہے کہ قرومِ اولیٰ میں جن شرائط کے ساتھ مسجد میں حاضری کی اجازت دی گئی تھی ان کی پابندی میں دن بدن کوتاہی بڑھتی رہی اسی تغیر حالات کی جانب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ فرماتے ہوئے امت کو متنبہ فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اگر آج کے حالات دیکھتے تو عورتوں کو مساجد میں آنے سے روک دیتے اس لئے عام صحابہؓ کرام نے یہی فیصلہ کیا کہ حالات کی اس تبدیلی کی بناء پر اب عورتوں کا مسجد میں آنا فتنہ سے خالی نہیں رہا۔[11]

5 خواتین کا مساجد میں آنے کی ممانعت متعلق احادیث مبارکہ

خواتین کے مسجد میں آنے کے عدم جواز کے قائلین کی رائے یہ ہے کہ موجودہ دور میں جنسی انارکی، شہوانی بے راہ روی کی ہمت افزائی، دین و مذہب سے بے اعتنائی، حیاو مروت کا خاتمہ، ذرائع ابلاغ کے ذریعے شرور و فتن گھر گھر میں پہنچنا، ایسے فساد انگیز حالات میں خواتین کو گھروں سے باہر نکل کر اجتماعی عبادات کے لئے مردوں کے ساتھ شریک ہونے کی اجازت مقاصد شریعت سے ہم آہنگ اور اصول سدّ ذرائع کے مطابق نہیں ہے، اس لئے ان حالات میں شرعاً اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «خَيْرُ مَسَاجِدِ النِّسَاءِ قَعْرُ بُيُوتِهِنَّ»[12]

حضرت ام سلمہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے لیے بہترین مسجد ان کی کوٹھریوں کا اندرونی مکان ہے۔

---

[10] Ibn Mājah Abū Abdullah Muhammad bin Yazid, *Al-Sunan*, ,kitāb aljanayiz ,Bāb dhikr wafatih wadafnih peace be upon him, Hadīth No.1631.

[11] Muslim , Bāb khurūj alnnisa' 'iilaa Al-Masajid , Hadīth No.140 - (442).

[12] Ahmad Bin Hanbal, Al-Musnad, Hadīth No. 26542.

"ابو حمید ساعدی کی بیوی ام حمید رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ: میں جانتا ہوں کہ تم میرے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہو، مگر تمہاری وہ نماز جو گھر کی اندرونی کوٹھری میں ہو، وہ بیرونی کمرہ کی نماز سے بہتر ہے، اور بیرونی کمرہ کی نماز، گھر کے صحن کی نماز سے بہتر ہے، اور گھر کے صحن کی نماز محلہ کی مسجد کی نماز سے بہتر ہے، اور مسجد محلہ کی نماز میری مسجد کی نماز سے بہتر ہے۔ ام حمید رضی اللہ عنہانے رسول اللہ ﷺ سے یہ سن کر اپنے گھر والوں کو حکم دیا، ان کے لیے ان کے گھر کی ایک اندرونی کوٹھری میں جو نہایت تاریکی میں تھی، نماز کی جگہ بنادی گئی، اور یہ اس میں نماز پڑھتی رہیں، یہاں تک کہ خدا سے جاملیں۔" [13]

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا، وَصَلَاتُهَا فِي مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا» [14]

"حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت کی نماز کوٹھری میں بیرونی کمرہ کی نماز سے بہتر ہے اور کوٹھری کے اندر کی نماز، کوٹھری کی نماز سے بہتر ہے۔"

عَن عبدِ اللهِ ابن مسعودٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ "مَا صَلَّتِ امْرَأَةٌ صَلَاةً أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنْ صَلَاتِهَا فِي أَشَدِّ بَيْتِهَا ظُلْمَةً" [15]

"ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عورت کی کوئی نماز، خدا کو اس نماز سے زیادہ محبوب نہیں، جو اس کی تاریک تر کوٹھری میں ہو۔"

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْلَا مَا فِي الْبُيُوتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ لَأَمَرْتُ مَنْ يُنَادِي بِالصَّلَاةِ يَعْنِي صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، ثُمَّ أُحَرِّقُ عَلَى قَوْمٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الصَّلَاةِ، يَعْنِي صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، فِي بُيُوتِهِمْ [16]

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے، تو میں نماز عشاء قائم کرتا، اور اپنے جوانوں کو حکم دیتا کہ گھروں میں آگ لگادیں۔"

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «لَوْ أَدْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ» قُلْتُ لِعَمْرَةَ: أَوَمُنِعْنَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ" [17]

---

13 Muhammad Bin Hibbān, Ihsān Fī Taqrīb Sahih Bin Hibbān, muasasat Al-Risāla, Beirut, 988 AD, , Hadīth No.2217.

14 Abū Dawūd, Al-Sunan, kitāb alssalāt, Bāb alttashdid Fī dhalik, Hadīth No. 570

15 Al-Bayhaqī, Ahmad Bin Al-Hussein, Al-Sunan (Al-Kubrā, Dār Al-Kutub Al-Ilmiyya, Beirut 2003), Hadīth No. 5362.

16 Abū Dawūd Suleimān Bin Dawūd, Musnad Abi Dawūd Al-Tayalisī, wamā rawaa saeid bn 'abi saeidin, ‘an 'abī hurayra Al-Nāshir: Dār hijr - Misir,1st Edition 1419 AH – 1999AD, Hadīth No. 2443.

"اگر رسول اللہ ﷺ ان حرکات کو دیکھتے جو آج کل کی عورتوں نے ایجاد کرلی ہیں تو ان کو مسجد میں جانے سے روک دیتے، جس طرح کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔ میں نے پوچھا کہ کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔"

6 دفع شر کی خاطر خواتین کا مساجد میں آنے کی ممانعت

عدم جواز کے قائلین کی ایک رائے یہ ہے کہ خواتین کو دفع شر کی خاطر نماز باجماعت کے لئے مساجد اور عید گاہوں سے روکا گیا ہے۔ موجودہ دور میں مختلف فتنوں نے جنم لیا ہے اور خواتین کا تحفظ ممکن نہیں ہے۔ اس مؤقف کی تائید میں عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْكِنْدِيِّ کی روایت پیش کی جاتی ہے کہ جب ایک مرد نماز فجر کی ادائیگی کے لیے جانے والی ایک خاتون کے ساتھ زنا بالجبر کا مرتکب ہوتا ہے۔ جس سے واضح طور معلوم ہوتا ہے کہ خواتین کو مسجد جانے سے روکے جانے کی بڑی وجہ فتنہ وفساد ہے، جو اس مذکورہ حدیث سے بطور علت سمجھا جاسکتا ہے۔ اگر اس کو ایک دوسرے پہلو سے دیکھا جائے، تو اسے ایک عمومی قاعدے کی بجائے اس معاملہ کو ایک استثنائی صورتحال کے طور پر بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ کیونکہ عہد نبوی ﷺ میں مسجد میں اداء نماز کے لیے خواتین کو جانے سے روکنے کی کسی روایت کا کہیں کوئی تذکرہ نہیں ملتا۔ ائمہ فقاء کی رائے سے واقفیت کے بعد فقہ اسلامی کے اصولی قاعدہ درء المفاسد أولى من جلب المصالح کی طرف توجہ دینا لازم ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ حصول مصلحت سے مفاسد کو دفع کرنا زیادہ بہتر وپسندیدہ ہے۔ اسی بنا پر عورتوں مسجد کی بجائے گھروں میں نماز پڑھ لینا زیادہ فضیلت والا ہونا واضح ہو جاتا ہے۔ البتہ اگر اس طرح کا کوئی خطرہ موجود نہ ہو اور خواتین اپنی زیب وزینت، خوشبو اور کپڑوں کی زرق برق کے اظہار کے بغیر مسجد میں نماز پڑھیں تو انہیں روکے جانے کی کوئی وجہ سمجھ نہیں آتی۔

علماء وفقہاء جو خواتین کے مساجد میں باجماعت نماز کے عدم جواز کے قائل ہیں تو وہ یہ دلائل بھی پیش کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں انہیں مسجد میں جانے کی رخصت واباحت تھی، یہ کوئی تاکید یا استحباب نہیں تھا۔ جیسا کہ ایک حدیث میں نبی ﷺ نے نماز باجماعت میں شریک نہ ہونے والوں کے گھروں کو آگ لگانے کا ذکر فرمایا، مگر ساتھ عورتوں اور بچوں کے خیال سے ایسا نہ کرنے کی توجیہ بھی بیان کی، جو مذکورہ نظریہ کی تاکید کرتا ہے کہ خواتین کو رخصت تھی نہ کہ تاکید واستحباب، ورنہ وہ بھی نماز باجماعت میں عدم شمولیت کی بنا پر سرزنش کا حصہ ہوتیں۔ نیز نبوی ﷺ ارشاد کہ عورت کا کمرے میں داء نماز دالان میں نماز سے زیادہ فضیلت والا ہونا، اور دالان میں نماز کا صحن میں نماز افضل قرار دیا جانا، اور صحن کی نماز کا محلہ میں نماز زیادہ فضیلت والا عمل قرار دیا جانا، اسی مذکور مدعی کی مضبوط دلیل ثابت ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں جن حدیثوں میں مردوں کو منع کیا گیا ہے کہ وہ اپنی زوجہ کو مسجد میں ادائیگی صلاۃ سے روکیں، تو وہ تمام فرامین بھی رخصت واباحت کے لیے ہیں کہ عدم فساد وفتنہ کی صورت میں مسجد جانے سے روکنے کی ضرورت نہیں، ورنہ ان سے بھی کسی قسم کی تاکید یا استحباب مقصود نہیں ہے۔

---

[17] Al-Bukhārī, Sahih Al-Bukhārī, Abwāb salāt Al-jamāt wal'iimamāt , Bāb khurūj Al-Nisā' 'iilaa Al-Masajid bialllayl walghalasi, Hadīth No.869.

7 خواتین کا مساجد میں آنے کے قائلین کے دلائل

مسجد ایک ایسی جگہ جہاں مسلمان نہ صرف دعوت دین کی تربیت حاصل کرتے ہیں بلکہ عملی زندگی شریعت مطہرہ کی روشنی میں عمدہ تعلیم و تربیت کے لیے بھی مسجد کو مرکزی اور بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں نہ صرف مسلمان مرد بلکہ عورتیں اور بچے بھی دینی، معاشی اور معاشرتی زندگی عملی تربیت کے حصول کے لیے مساجد کا رخ کرتے تھے۔ مگر جیسے ہی بعد کے ادوار میں مسلم مردوں میں رفتہ رفتہ نماز باجماعت کے مسجدوں میں حاضری سے سستی آنے لگی تو خواتین کا تعلق اسی کاہلی کی بناپر مساجد سے کٹ کر رہ گیا۔ آج مرد تو کسی درجہ مساجد سے اپنے تعلق قائم رکھے ہوئے، مگر خواتین بکلی کٹ کر رہ گئی ہیں۔

عصری معاشری جدت میں مرد وزن کے شانہ بشانہ میدانِ عمل میں آنے کو سراہا گیا۔ اور یوں خواتین کے لیے سائنسدان، نرس، استاذ، ڈاکٹر، جج، سیاستدان، وکیل، کھلاڑی، گلوکارہ، صحافی، اینکر پرس اور ماڈل تک بننا تو مسلم معاشروں نے قبول کر لیا مگر مسجد جیسے پاک صاف ماحول میں جانے کو مسلسل عدم قبولیت کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ حالانکہ دیگر میدانوں میں عورت کے لیے فتنہ، فساد اور عصمت دری کے زیادہ مواقع موجود تھے بجائے مسجد میں باپردہ حصول دین اور ادائیگی نماز کے۔ جہاں ہر کس وناکس کو عورت کی عزت و عصمت کا پختہ یقین تھا وہاں جانے سے روک دیا گیا اور جہاں عصمت دری کے بیسیوں خطرات موجود تھے، چند ٹکوں کی خاطر اجازت دے دی گئی۔

عہد نبوی میں تو مسلمان خواتین نہ صرف پنج وقتہ نمازوں کی ادائیگی کیلئے مسجد آتیں تھیں بلکہ سورج گرہن، عیدین کی نماز کے لئے بھی حاضر ہوتیں تھیں، حالانکہ اس دور میں مساجد میں اتنی ترقی نہیں ہوئی تھی جتنی آج ہے۔ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ مرد کپڑے قلیل ہونے کی وجہ سے اپنا تہبند بچوں کی طرح گردن میں باندھ کر آپ ﷺ کے پیچھے نماز ادا کرتے تھے، پھر کہنے والے نے رسول اللہ ﷺ کا حکم بتاتے ہوئے کہا کہ " اے عورتوں کی جماعت! جب تک مرد سجدے سے سر اٹھا نہ لیں تب تک تم سجدے سے سر مت اٹھانا۔"[18]

عبداللہ بن مسعود کی زوجہ محترمہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی عورت مسجد آئے تو خوشبو کو چھوئے بھی نہیں۔[19] حضرت ابوھریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جس عورت نے خوشبو کی دھونی لی ہو وہ ہمارے ساتھ عشاء میں شریک نہ ہو۔"[20] انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "میں نماز کو شروع کرتا ہوں، نماز کو طویل کرنے کا ارادہ ہوتا ہے، پھر بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز مختصر کر لیتا ہوں اس وجہ سے کہ میں جانتا ہوں کہ اس کے رونے کی

---

18 Muslim, Sahih Muslim, Kitāb Al-Salāt, Bāb Amri Al-Nisā Al-Musliyāt, Wara Al-Rijāl an Lā Yarfa'ana Ruosuhunna Min Al-Sujudu Hatta Yarfa'u Al-Rijāl, Hadīth No.133-(441).

19 Ibid, Bāb 'iidha shahidt almar'at aleasha' fala tmss tyban. Hadīth No.142-(443)

20 Ibid, Hadīth No.143-(444).

وجہ سے اس کی ماں کو تکلیف ہو گی۔[21] آپ سے ہی ایک اور روایت منقول ہے کہ "رسول اللہ ﷺ اندھیرے میں نماز فجر ادا کرتے تھے۔ خواتین جب نماز پڑھ کر واپس ہوتیں تو وہ پہچانی نہیں جاتی تھیں یا وہ ایک دوسرے کو اندھیرے کی وجہ سے پہچان نہیں سکتی تھیں۔[22]

ام المؤمنین ام سلمہ فرماتی ہیں کہ عہد نبوی میں خواتین جب نماز سے سلام پھیر لیتیں تو کھڑی ہو جاتیں اور رسول اللہ ﷺ اور وہ مرد جنہوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی ہوتی بیٹھے رہتے جتنا اللہ چاہتا۔ پھر جب رسول اللہ کھڑے ہوتے تو مرد بھی کھڑے ہو جاتے۔[23] رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ مسجد میں داخل ہوئے، تو دو ستونوں کے مابین ایک رسی بندھی دیکھی تو فرمایا کہ یہ کیا، صحابہ نے بتایا کہ یہ ام المؤمنین زینب کی ہے وہ نماز پڑھتی رہتی ہیں پھر جب تھک جاتی ہیں تو یہ رسی پکڑ لیتی ہیں۔ فرمایا: اسے کھول دو تم میں سے ہر ایک اپنی چستی کی حالت میں نماز پڑھے پھر جب سستی آجائے تو بیٹھ جائے۔[24]

8 خواتین کے لیے مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم

عورت کا مسجد میں جا کر نماز باجماعت ادا کرنے کے بارے میں فقہاء کی مختلف آراء پائی جاتی ہیں۔ فقہائے کرام کی ایک جماعت عورت کی عمر کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ تفریق کرتی ہے کہ عورت عمر رسیدہ ہے یا جواں سال۔ اگر عمر رسیدہ ہے تو فقہاء کی ایک جماعت اسے با جماعت نماز کی ادائیگی کے لیے مسجد جانے کی اجازت دیتی ہے بصورت دیگر اسے جانے کی اجازت نہیں۔ بلکہ بعض فقہاء تو عمر رسیدہ خواتین کو بھی مسجد جانے کی اجازت نہیں دیتے۔ کچھ فقہائے کرام خواتین کو مسجد میں باجماعت نماز کی ادائیگی کی حجاب اور آداب شریعت کو مد نظر رکھ کر نکلنے سے مشروط اجازت دیتے ہیں۔ در اصل اس اختلاف کے پیچھے عورت کے گھر سے نکلنے سے پیدا ہونے والے مفاسد کا انسداد اور کسی فتنہ کے جنم لینے سے پہلے حفظ ماتقدم کا جذبہ کار فرما ہے۔ فقہائے کرام کے نقطۂ نظر کے اجمال کی تفصیل درج ذیل ہے:

- فقہائے احناف جوان عورت کو کلی طور پر مسجد جانے سے بالاتفاق منع کرتے ہیں۔ لیکن اگر عورت عمر رسیدہ ہے تو صاحبین کے نزدیک تمام نمازیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صرف نماز ظہر، عصر اور جمعہ مسجد میں ادا کر سکتی ہے۔[25]

---

21 Al-Bukhārī, Sahih Al-Bukhārī, , Abwāb Salāt Al-jamāt wal'iimamāt, Bāb man 'akhaff Al-Salāt eind bukā' Al-Sabi, Hadīth No. 710.

22 Muslim, Sahih Muslim, , kitāb almasajid wamawadie Al-Salāt , Bāb astihBāb alttabkir bialssubh Fī 'awwal waqtiha , Hadīth No.232 - (645).

23 Al-Bukhārī, Sahih Al-Bukhārī, 'Abwāb salaat aljamaeat wal'iimamat , Bāb khuruj alnnisa' 'iilaa almasajid bialllayl walghalasi, Hadīth No.869

24 Muslim, Sahih Muslim, kitāb Salāt almusaFīrin waqasriha,Bāb 'amr man naeas Fī salatihi, Hadīth No.219 (784).

25 Al-Tahwī, Abū Ja'far Ahmad bin Muhammad, Mukhtaser Ikhtal*ā*f al-ulam*ā*, Chapter 171, Fīl-maratu tahzuru al-Jam*ā*tu, D*ā*r Al-Bashaer al-Isl*ā*miyah, Beirut, 2nd Edition, 1417 AH, 231/1; Ali bin Abi Bakr Al-Marghinānī, Abū al-Hassan , *Al-Hidāyah , Bāb al-imāmah,* (D*ār Ahyā al-Turās al-Arbī,* Beirut, Labn*ā*n), 1/58.

- فقہائے مالکیہ کہتے ہیں کہ عمر رسیدہ خاتون جس میں مردوں کے لیے آرزو نہیں رہی وہ مسجد جا سکتی ہے، اگر مردوں کے لیے اس میں کوئی دلچسپی باقی ہے تو وہ وقتاً فوقتاً جا سکتی معمول نہیں بنا سکتی۔ جوان عورت اگر زیب و زینت کا اظہار نہیں کرتی تو مسجد جا سکتی ہے لیکن اس کے لیے بہتر یہ ہے کہ وہ گھر میں نماز پڑھے، اگر وہ زیب و زینت کا اظہار کرتی تو اس کے لیے مسجد جانا جائز نہیں۔[26]
- فقہائے شوافع کہتے ہیں کہ عورتوں پر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا فرض ہے نہ فرض کفایہ لیکن عمر رسیدہ خواتین کے لیے مردوں کی جماعت کے ساتھ مسجد میں نماز ادا کرنا مستحب ہے اور نوجوان عورتوں کے لیے مکروہ ہے اور مزید اس کی تفصیل یوں بیان کرتے ہیں کہ ایسی عمر رسیدہ خواتین کے لیے مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے جن کی شخصیت پر کشش نہ ہو کہ وہ مردوں کے لیے کسی میلان کا باعث نہ بنیں، بصورت دیگر ان کا نماز کر لیے گھروں سے نکلنا اور اس کو معمول بنا لینا مکروہ ہے۔[27]
بعض فقہاء عیدین کی نمازوں کے علاوہ بقیہ تمام نمازوں کے لیے نوجوان عورت کا مسجد جانا مکروہ لکھتے ہیں۔[28]
- فقہائے حنابلہ کے مشہور مذہب کے مطابق نوجوان عورت کے لیے مسجد میں باجماعت نماز پڑھنا مکروہ اور بوڑھی عورت کے لیے جائز ہے، ایک روایت کے مطابق بغیر کسی امتیاز اور تقسیم کے تمام عورتوں کے لیے مساجد میں باجماعت نماز پڑھنا مباح ہے۔[29]

عورتوں کا مسجد میں باجماعت نماز کی ادائیگی کے بارے میں فقہاء کے مندرجہ بالا نقطۂ نظر سے ایک چیز قدرے مشترک ہے کہ اگر عورت بوڑھی ہے تو اس کے لیے نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے مسجد جانا جائز ہے اور اگر وہ جوان ہے تو اس کے لیے مسجد جانا مکروہ ہے۔ فقہائے کرام نے اپنے موقف کی تائید کے لئے مندرجہ ذیل لائل سے استدلال کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَتِ امْرَأَةٌ لِعُمَرَ تَشْهَدُ صَلاَةَ الصُّبْحِ وَالعِشَاءِ فِي الجَمَاعَةِ فِي المَسْجِدِ، فَقِيلَ لَهَا: لِمَ تَخْرُجِينَ وَقَدْ تَعْلَمِينَ أَنَّ عُمَرَ يَكْرَهُ ذَلِكَ وَيَغَارُ؟ قَالَتْ: وَمَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْهَانِي؟ قَالَ: يَمْنَعُهُ قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ»[30]

---

26 Muhammad bin Abdullah Al-Kharshi Al-Malikī, Abū Abdullah, sharah mukhtasar khalil lilkhirshi,Dār alfikr liltibaeat Beirut, altabeati: bidun tabeat wabidun tarikh ,2/35 ; 'Abū eumar yusif bin eabd allh bin muhamad bin eabd albiri , altamhid lima Fī almuataa min almaeani wal'asanid,wzarat eumum al'awqaf walshuwuwn al'iislamiat – Al-Maghrib, 1387 AH, 23/402.

27 Al-Naūwī, Abū Zakariya Muhyi al-Din Yahya bin Sharaf, Rawdat al-Talibin and Omdat al- almuftina, kitāb Salāt aljamaeati, almaktab al'iislamii, Beirut- dimashqa-eaman,alitabeati: althaalithati, 1412h / 1991m ,1/340.

28 Al-Naūwī, Al-Majmūo' Sharh Al-Muhaddhab, Bāb Salāt al-Jumati, Dār Al-Fikr, 4/484.

29 Alaa Al-Din Abū Al-Hassan Ali bin Suleimān Al-Mardāwī Al-Hanbali, ,al'iinsāf Fī maerifat alraajih min alkhilaf , Bāb Salāt al-jamāt ,Dār 'iihya' alturath alearabii ,altabeati: althaaniat,2/212.

30 Sahih Al-Bukhārī, , Kitāb al-Jumu'ah, ,Bāb hal ealaa man lam yashhad aljumueat ghusl min Al-Nisa'i ---Hadīth No.900.

حضرت عمر کی ایک بیوی نماز فجر وعشاء باجماعت مسجد میں ادا کرتی تھیں اسے کہا گیا کہ تو کیوں نکلتی ہے حالانکہ تجھے پتہ ہے کہ عمر اسے ناپسند سمجھتے اور غیرت کھاتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا پھر وہ مجھے منع کیوں نہیں کرتے۔(لوگوں نے) کہا رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے اس فرمان کی وجہ سے کہ اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مساجد سے مت روکو۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاؤُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ إِلَى الْمَسَاجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ۔[31]

"عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تم سے عورتیں مساجد جانے کی اجازت طلب کریں تو انہیں اجازت دے دیا کرو۔"

ایک دوسری روایت میں مسجد کی بجائے اِلی الصلاۃ کے الفاظ وارد ہوئے ہیں۔یعنی "اگر تمہاری بیویاں تم سے نماز کے لئے آنے کی اجازت مانگیں تو انہیں مت روکا کرو۔" [32] خواتین نماز مکتوبہ اور دیگر اجتماعی عبادات کی ادائیگی کے لیے مساجد میں آسکتی ہیں۔خواتین جب مساجد میں آئیں تو باوقار انداز سے آئیں اور ایسا لباس زیب تن کریں جو ستر پوشی کے تقاضوں کو پورا کرتا ہو۔مسجد میں آتے وقت خوشبو کا استعمال نہ کریں۔عہد رسالت میں عورتیں اس طرح مسجد میں آتی تھیں کہ انہوں نے اپنی چادروں کے ساتھ اپنے آپ کو چھپا رکھا ہوتا تھا اور وہ مردوں کی صفوں کے پیچھے صفیں بنا کر نماز ادا کیا کرتی تھیں۔"رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ عورتوں کی بہترین صف، آخری صف اور بدترین صف، پہلی صف ہے۔" [33]عہد رسالت میں خواتین کا رات کے اوقات میں بھی مساجد آنا احادیث مبارکہ سے ثابت ہے:

"عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالعِشَاءِ حَتَّى نَادَاهُ عُمَرُ: الصَّلاَةَ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ، فَخَرَجَ، فَقَالَ: «مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ غَيْرُكُمْ»، قَالَ: وَلاَ يُصَلَّى يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِينَةِ، وَكَانُوا يُصَلُّونَ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الأَوَّلِ۔"[34]

عروہ بن زبیر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ایک مرتبہ عشاء کی نماز میں اتنی دیر کی کہ عمر رضی اللہ عنہ کو کہنا پڑا کہ عورتیں اور بچے سو گئے۔ پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حجرے سے باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارے سوا روئے زمین پر اس وقت نماز کا کوئی انتظار نہیں کر رہا ہے۔ان دنوں مدینہ کے سوا اور کہیں نماز نہیں پڑھی جاتی تھی اور لوگ عشاء کی نماز شفق ڈوبنے کے بعد سے رات کی پہلی تہائی گزرنے تک پڑھا کرتے تھے۔

---

31 Al-Bayhaqī, Abū Bakr Ahmed bin Al-Hussein, Al-Sunan Al-Kubra, Majlis Daīrat Al-Mārif al-nizamiat ,Haider Abād,1st Edition , 1344 AH, Hadīth No.5574.

32 Al-Haīthamī, Nūr Al-Din Ali bin Abi Bakr, ,Majmae Al-Zawaid wa-manbae alfawayidi, Bāb khurūj Al-Nasa'a'iilaa Al-Masajidi, Dār alfikri, Beirut, 1412 hu Hadīth No.2100.

33 Muslim, Sahih Muslim,,kitāb alssalāt ,Bāb khaīr Al-Sufuf, Hadīth No.132 - (440).

34 Al-Bukhārī, Sahih Al-Bukhārī, ,kitāb mawaqit alssalaati,Bāb Al-Naūm qabl Al-Esha' liman ghuliba, Hadīth No.569.

معلوم ہوا کہ خواتین بھی نماز کے لیے مسجد میں حاضر تھیں، تب ہی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ جملہ بآواز بلند فرمایا تا کہ آپ ﷺ تشریف لائیں اور نماز پڑھائیں۔ ترجمہ باب اسی سے نکلتا ہے کہ عورتیں اور بچے سو گئے کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتیں بھی رات کو عشاء کی نماز کے لیے مسجد میں آیا کرتیں۔ اس کے بعد جو حدیث امام بخاری رحمہ اللہ نے بیان کی، اس سے بھی یہی مفہوم نکلتا ہے کہ خواتین رات کو مساجد میں جا سکتی ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں میں جانے سے نہ روکو۔ یہ حدیثیں اس کو خاص کرتی ہیں یعنی رات کو روکنا منع ہے۔ اب عورتوں کا جماعت میں آنا مستحب ہے یا مباح اس میں اختلاف ہے۔ بعضوں نے کہا جوان عورت کو مباح ہے اور بوڑھی کو مستحب۔

8.1 خواتین کا مساجد میں معتکف ہونا

احناف کی رائے یہ ہے کہ اگر مسجد میں خواتین کے لئے معقول انتظام موجود ہوں تو وہ مسجد میں اعتکاف کر سکتی ہیں لیکن اُن کے لئے گھر کے اُس حصہ میں اعتکاف کرنا بہتر ہے جو نماز کے لئے مخصوص ہے کیونکہ وہی ان کے لئے مسجد کے حکم میں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے متعدد مرتبہ خواتین کو گھر میں ہی نماز ادا کرنے کی تعلیم دی۔ تقلیدی رویے کو بالائے طاق رکھتے ہوئے خواتین کا مساجد میں اعتکاف بیٹھنے سے متعلق کے زمینی حقائق یہ ہیں کہ مسجد الحرام اور مسجد نبوی کے علاوہ پوری دنیا میں ایسی کوئی مسجد نہیں ہے جہاں خواتین کے اعتکاف کرنے کا انتظام کیا جاتا ہو۔ حتیٰ کہ سعودی عرب جیسے پرامن ملک میں کوئی ایک مسجد بھی ایسی نہیں ہے جہاں خواتین کے اعتکاف کا انتظام کیا جاتا ہو۔ لہٰذا اب صرف دو ہی راستے ہیں کہ خواتین اپنے گھر میں بیٹھ کر اعتکاف کریں جیسا کہ علماء کی ایک جماعت کی رائے ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ عورت نے تنہائی میں دس دن اللہ تعالیٰ کی عبادت کر کے شب قدر کی عبادت حاصل کرے گی۔ دوسری طرف عورت کے اعتکاف کے لئے مسجد کی شرط عائد کرنے سے دینی نقصان ہے۔ اس ضمن میں متعدد احادیث مبارکہ کتب حدیث میں موجود ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «اعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنْ أَزْوَاجِهِ مُسْتَحَاضَةٌ، فَكَانَتْ تَرَى الحُمْرَةَ، وَالصُّفْرَةَ، فَرُبَّمَا وَضَعْنَا الطَّسْتَ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّي»[35]

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کی ازواج میں سے ایک زوجہ جو مستحاضہ تھی، نے اعتکاف کیا۔ وہ خون کی سرخی اور زردی دیکھتی تھیں۔ ہم ان کے نیچے طشت رکھ دیتے اور وہ نماز پڑھتی رہتیں۔

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ میں رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کروں گا۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے ساتھ میں اعتکاف کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے اجازت دے دی۔ ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا مجھے بھی اجازت دلا دو۔ آپ ﷺ نے انہیں بھی اجازت دے دی۔ ام المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے جب یہ دیکھا تو انہوں نے بھی خدام کو خیمہ لگانے کا حکم دے دیا۔ چنانچہ ان کا بھی خیمہ لگا دیا گیا۔ جب آپ ﷺ نماز پڑھ کر اپنے خیمے کی طرف تشریف لائے تو اتنے خیموں کو دیکھ کر استفسار کیا کہ یہ خیمے کیسے ہیں، صحابہ

---

35 Ibid, kitāb aliaetikafi, Bāb aetikaf almustahadati, Hadīth No.2037.

کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ حضرت عائشہ، حضرت حفصہ اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہن نے لگائے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا انہوں نے اس سے نیکی کا ارادہ کیا ہے؟ پھر نبی کریم ﷺ نے یہ خیمے اکھاڑنے کا حکم دیا۔[36]

مذکورہ حدیث مبارک سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کو مسجد میں اعتکاف نہیں کرنا چاہیے ورنہ آپ ﷺ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے خیمے لگ جانے کے بعد اکھاڑنے کا حکم نہ دیتے۔ اور ام المؤمنین عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما کو جو اجازت ملی وہ ان کے ساتھ خاص ہے۔ احناف فقہاء کے نزدیک عورتوں کا مسجد میں اعتکاف مکروہ ہے۔[37] اسی طرح شوافع فقہاء کرام بھی فرماتے ہیں کہ جوان خاتون کا مسجد میں اعتکاف مکروہ ہے۔[38] جو علماء خواتین کے مسجد میں اعتکاف کو جائز کہتے ہیں ان کے نزدیک بھی گھر میں اعتکاف کرنا افضل اور زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے۔

8.2 خواتین کا عیدین کے موقع پر عید گاہ میں حاضر ہونا

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ "میں نبی کریم ﷺ، ابو بکر و عمر اور عثمان کے ساتھ عید الفطر میں حاضر ہوا وہ نماز عید خطبہ سے قبل پڑھا کرتے پھر خطبہ دیتے۔ نبی ﷺ کھڑے ہوئے، یہ منظر میری نگاہوں کے سامنے ہے۔ جب آپ ﷺ لوگوں کو ہاتھ کے اشارے سے بٹھا رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ صفیں چیرتے ہوئے عورتوں کے پاس آئے، حضرت بلال آپ کے ساتھ تھے۔ پھر آپ ﷺ قرآن حکیم کی یہ آیت "يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ" الممتحنة: تلاوت کی۔۔۔ پھر آپ ﷺ نے عورتوں کو صدقہ کا حکم دیا، بلال نے اپنا کپڑا بچھایا، پھر عورتوں نے اپنے چھلے، انگوٹھیاں بلال کے کپڑے پر رکھیں۔[39]

حفصہ بنت سیرین کہتی ہیں کہ ہم اپنی بچیوں کو عید گاہ جانے سے روکتی تھیں، پھر ایک عورت قصر بنو خلف میں آکر ٹھہری، میں اس سے ملنے حاضر ہوئی تو اس نے بتایا کہ اس کی بہن کا شوہر بارہ جنگوں میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا اور اس کی بہن چھ جنگوں میں اپنے شوہر کے ساتھ تھی، اس کا کہنا تھا کہ ہم جنگوں میں مریضوں کی خدمت اور مرہم پٹی کیا کرتی تھیں، اس عورت نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو تو کیا وہ عید گاہ کی طرف نماز کیلئے نہ نکلے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی سہیلی اپنی چادر کا ایک حصہ اس کو اوڑھا دے اور وہ خیر اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہو۔[40]

---

36 Ibid, kitāb aliaetikaf ,Bāb man 'arad 'an yaetakifa, thuman bada lah 'an yakhruj, Hadīth No.2045.

37 Ibn Abidin, Radu Al-Mukhtar ealaa Alduri Al-Mukhtar, Bāb aliaetikafi,(Dār alfikr Beirut,, 1412AH – 1992AD) ,2/442.

38 Al-Jannatu Al-Hukwmiyatu ,almawsueat alfqhyt,aetikaf almar'at ,wizarat al'awqaf walshuyuwn Al-Islamiatu Al-Kuait, 1st Edition (min 1404 - 1427 AH) , 5/210.

39 Al-Bukhārī, Sahih Al-Bukhārī, Abwāb salaat alkhawfi,Bāb maweizat al'iimam alnnisa' yawm aleidi, Hadīth No.979.

40 Ibid, Hadīth No.980.

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الحُيَّضَ يَوْمَ العِيدَيْنِ، وَذَوَاتِ الخُدُورِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ المُسْلِمِينَ، وَدَعْوَتَهُمْ وَيَعْتَزِلُ الحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ، قَالَتِ امْرَأَةٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ؟ قَالَ: «لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا»[41]

ام عطیہ سے روایت ہے کہ ہمیں عیدین میں جوان اور حائضہ عورتوں کو عید گاہ لے جانے کا حکم دیا گیا کہ وہ مسلمانوں کی جماعت اور دعا میں شریک ہوں لیکن وہ نماز کی جگہ سے الگ رہیں، ایک عورت نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اگر کسی کے پاس چادر نہ ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی کوئی ساتھی اسے اپنی چادر کا ایک حصہ دیدے۔

ام عطیہ سے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پردہ دار خواتین اور حائضہ عورتوں کو بھی جانا چاہئے، حائضہ عورتیں مصلیٰ سے الگ رہیں گی اور خیر اور مسلمانوں کی دعامیں شریک ہوں گی، میں نے ان سے کہا: کیا حائضہ عورتیں بھی جائیں گی؟ انھوں نے کہا: ہاں، کیا حائضہ عورت عرفات اور فلان فلاں مقامات مقدسہ نہیں جاتیں ہیں۔[42] اس طرح سے یہ شبہ کہ عید گاہ نماز، خطبہ اور ذکر الٰہی کی جگہ ہے، وہاں ناپاک عورتیں کیسے جائیں گی، اس اشکال بھی دور کر دیا کہ ناپاکی کی حالت میں عورت عرفات اور منیٰ وغیرہ مقدس مقامات پر جاتی ہے اور نماز و طواف کے علاوہ تمام ارکان حج ادا کرتی ہے، عرفات میں دعائیں کرتی، خطبہ سنتی اور توبہ واستغفار اور ذکر الٰہی میں دن بھر مشغول رہتی ہے اسی طرح وہ عید گاہ بھی جاسکتی ہے اور نماز کے سوا باقی تمام اعمال کر سکتی ہے۔

9 قائلین اور عدم قائلین کے دلائل جائزہ

عبادات کی غرض سے خواتین کی مساجد میں آمد سے متعلق جواز اور عدم جواز کے دلائل پر غور کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عہد رسالت ﷺ میں خواتین نماز کی دائیگی کے لئے مساجد میں حاضر ہوا کرتی تھیں۔ معاصر فقہاء کی آراء سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جواز کا حکم ابدی اور عدم جواز کا حکم مخصوص حالات کے تناظر میں دیا گیا ہے۔ خواتین شرعی آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے مسجد جاتی ہیں تو انہیں اجازت دینے میں کوئی قباحت نہیں۔ نقض امن یا کسی فتنے کا اندیشہ ہو تو خواتین کا گھروں میں نماز پڑھنا افضل ہے، بصورت دیگر اگر وہ عام حالات میں مسجد جانا چاہیں تو انہیں روکانے کی بجائے ان کے لئے ساز گار ماحول میسر کیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ کی وصال مبارک کے کچھ عرصہ بعد جب مختلف فتنوں نے جنم لیا تو ام المؤمنین عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ اگر آج رسول اللہ ﷺ ہوتے تو جن اسباب کی وجہ سے بنی اسرائیل کی عورتوں کو مساجد جانے سے منع کیا گیا تھا انہیں اسباب کی بنا پر ہماری عورتوں کو بھی مسجد جانے سے منع فرما دیتے۔

عَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ، إِذَا اسْتَأْذَنُوكُمْ» فَقَالَ بِلَالٌ: وَاللهِ لَنَمْنَعُهُنَّ. فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ: " أَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَتَقُولُ أَنْتَ: لَنَمْنَعُهُنَّ "[43]

---

41 Ibid, kitāb alssalaat ,Bāb wujub alssalaat Fī alththiab , Hadīth No. 351

42 Ahmad bin Hanbal, Al-Musnad, ,muasasat alrisalati, 1421 AH, the Hadīth of Umm Attia, Hadīth No. 20789.

43 Muslim , Bāb khurūj Al-Nisā' 'iilaa Al-Masjid, Hadīth No. 140 - (442).

"حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب خواتین تم سے مساجد جانے کی اجازت طلب کریں تو ان کو مساجد جانے سے نہ روکو۔ عبد اللہ بن عمر کے بیٹے حضرت بلال نے کہا کہ ہم ان کو نہیں چھوڑیں گے کہ وہ نکلیں اور فتنہ فساد پیدا کریں۔ راوی کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر نے ان کو ڈانٹا اور کہا کہ میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا اور تم کہتے ہو کہ ہم انہیں ضرور روکیں گے۔" ایک اور روایت میں ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے اس کے ساتھ مرتے دم تک کلام نہیں کیا۔[44] ابن حزمؒ رقمطراز ہیں:

وَقَدْ اتَّفَقَ جَمِيعُ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَمْنَعْ النِّسَاءَ قَطُّ الصَّلَاةَ مَعَهُ فِي مَسْجِدِهِ إلَى أَنْ مَاتَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَلَا الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُونَ بَعْدَهُ، فَصَحَّ أَنَّهُ عَمَلٌ مَنْسُوخٌ، فَإِذْ لَا شَكَّ فِي هَذَا فَهُوَ عَمَلُ بِرٍّ، وَلَوْلَا ذَلِكَ مَا أَقَرَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَلَا تَرَكَهُنَّ يَتَكَلَّفْنَهُ بِلَا مَنْفَعَةٍ، بَلْ بِمَضَرَّةٍ، وَهَذَا الْعُسْرُ وَالْأَذَى، لَا النَّصِيحَةُ ۔[45]

"روئے زمین کے تمام لوگوں کا اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات تک عورتوں کو مسجد میں آنے سے کبھی نہیں روکا اور نہ ہی خلفائے راشدین نے آپ ﷺ کے بعد یہ کام کیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ عمل منسوخ نہیں ہوا۔ جب اس کا غیر منسوخ ہونا یقینی ہے تو یہ نیکی کا کام ہوا، اگر ایسا نہ ہوتا تو آپ ﷺ اسے برقرار نہ رکھتے اور ان عورتوں کو بے فائدہ بلکہ نقصان دہ تکلیف میں مبتلا نہ چھوڑتے، ایسا کرنا تنگی و تکلیف تو ہو سکتا ہے، خیر خواہی نہیں"

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ "اگر رسول اللہ ﷺ عورتوں کی اس خرابی کو دیکھ لیتے جو انہوں نے اب پیدا کر دی ہے تو آپ ﷺ ان کو مسجد میں آنے سے روک دیتے، جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو روکا گیا تھا۔"[46] سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا مقصود عورتوں کو تنبیہ کرنا تھا، ان کو روکنا مقصود نہ تھا۔ فحاشی و عریانی کی خرابی تمام عورتوں میں نہیں پائی جاتی، لہذا ان قلیل عورتوں کی وجہ سے دیگر خواتین کو نیکی سے روکنا مناسب نہیں۔ بعض معاصر علماء کا مؤقف یہ ہے کہ موجودہ دور چونکہ فتنہ و فساد کا دور ہے اس لئے سد ذرائع کے اصول کے پیش نظر خواتین کا مساجد میں آنا مناسب نہیں ہے۔ خواتین کو مساجد سے روکنے کا بنیادی فرضیہ دفع شر ہے تو عوامی مقامات پر فتنہ کا اندیشہ بدرجہ اولی موجود ہے تو پھر معاصر فقہاء کرام کو خواتین کا بازاروں، پارکوں اور دیگر عوامی مراکز جانے سے متعلق بھی ممانعت کا فتویٰ صادر کرنا چاہئے۔

---

44 Ahmad Bin Hanbal, Al-Musnad, muasasat alrisalati, 1st Edition, 1421 A.H. - 2001 A.D., Hadīth No. 4933.

45 Ibn Hazm Al-Andalusī, Abū Muhammad Ali bin Ahmad, ,Al-Muhalaa bialathār, mas'alat mana'a Al-Mar'atu wal'amat min hudur Al-Salāt Fī almasjid Hadīth No. 321 , Dār Al-Fikr Beirut ,2/170.

46 Muslim Sahih Muslim, ,kitāb Al-Salāt ,Bāb mana'a Nisā' bani Israil Al-Masjid, Hadīth No. 144-(445).

رسول اللہ ﷺ نے خواتین کو بدعات کے خدشہ کے پیش نظر مساجد میں جانے سے منع نہیں کیا تو معاصر علمائے کرام کو بھی اس سلسلے میں ذرا نرم رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ خواتین کے کے لئے نئی باتوں میں زنا سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہو سکتی، یہ قبیح فعل تو تو عہد رسالت میں بھی ہو تا رہا جس پر رجم اور کوڑوں کی سزا دی گئی لیکن اس سبب کی وجہ سے تو کبھی عورتوں کو مسجد میں جانے سے نہ روکا گیا۔ نئی باتیں ایجاد کرنے کا عمل بلاشک بعض عورتوں سے سرزد ہوتا ہے اور بعض سے نہیں ہوتا۔ یہ محال ہے کہ بعض عورتوں کی بدعت پسندی کی وجہ سے دوسری عورتوں کو کار خیر سے روک دیا جائے حضرت عائشہ کے ارشاد کا مفہوم یہ ہے کہ اگر عورت مسجد میں جائے تو آداب معاشرت کی پابندی کرے۔ خواتین کو مساجد میں آنے سے روکنے کی بجائے مردوں کو اصلاح نفس پر توجہ دینی چاہیئے۔

10 خلاصہ بحث

تعلیمات نبوی ﷺ کا خلاصہ یہ ہے کہ عورتوں کو مساجد میں جانے سے نہ روکا جائے۔ عقل سلیم کا بھی یہی تقاضا ہے کہ خواتین معاشرے کا ایک اہم حصہ ہیں اور اسے معاشرے سے کاٹ کر الگ کرنا سخت مضر ہے۔ خواتین کو اسلامی اجتماعات سے روکنے کا نقصان یہ ہے کہ وہ اسلامی تربیت و آگاہی سے محروم ہو جائیں گی۔ اسلام کے تربیتی نظام میں مسجد کو کلیدی حیثیت حاصل ہے اور تربیت کا بنیادی مرکز مسجد اور نماز باجماعت ہے۔ خواتین کو مساجد سے دور کرنے کا ایک نتیجہ یہ نکلے گا کہ بچے بھی عبادت گاہوں سے دور ہوں گے۔ جو لوگ مسجد نہیں آتے ان میں اسلامی تربیت اور اسلامی جذبہ، لگاؤ اور ذوق عبادت نہیں ہوتا۔ اس لحاظ سے یہ مسئلہ اہم ہو جاتا ہے کہ خواتین کا مساجد سے دور کرنے سے اسلامی معاشرے میں مزاج اور تربیت کے لحاظ سے تفریق پیدا ہو جاتی ہے۔ موجودہ حالات میں جبکہ تہذیب مغرب ہر گھر میں گھس گئی ہے تو خواتین کا مسجد و مدرسہ سے تعلق مضبوط کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ یہ بات غیر معقول معلوم ہوتی ہے کہ حصول تعلیم کے لئے تو عورت کا گھر سے نکلنا درست لیکن نماز کی ادائیگی کے لئے مسجد جانا ممنوع ہے۔ ہر جگہ عورت کے لئے تحفظ کا انتظام ہو تا ہے تو مساجد میں خواتین کے تحفظ کا انتظام کیونکر ممکن نہیں ہے۔

برصغیر پاک و ہند میں عورتوں کے مسجد میں آنے کا رواج نہ ہونے کے برابر ہے مگر اس کا تعلق اسلام سے نہیں بلکہ ہماری معاشرت سے ہے۔ احادیث مبارکہ سے جو اصول مستنبط ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ خواتین کا مساجد میں آنا مستحسن ضرور ہے تاہم آپ ﷺ نے ہر عورت کو اور ہمیشہ کے لئے مسجد آنا لازم قرار نہیں دیا۔ دین اسلام کا یہی وصف تو اسے دیگر مذاہب سے ممتاز کرتا ہے کہ اس کے احکام میں لچک اور حکمت تو ہے لیکن کسی کو یہ اختیار نہیں ہے کہ کوئی شارع کے حکم کو مکمل طور پر ممنوع کر دے۔ عہد صحابہ کرام میں بعض صحابہ سے جو ممانعت منقول ہے اس کا اصل مقصود بالکل واضح ہے۔ صحابہ کرام کا یہ فتویٰ بالکل واضح ہے کہ اگر حالات ساز گار نہ ہوں تو سد ذرائع کے اصول کے پیش نظر ان کو مساجد میں نہیں آنا چاہیئے، اس تناظر میں دیکھا جائے تو حکم رسول ﷺ اور صحابہ کرام کے فتویٰ میں کوئی تفاوت نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حکم رسول ﷺ ہمیشہ کے لئے اور مستقل ہے جبکہ صحابی کا فتویٰ ہنگامی نوعیت کا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ممانعت پر صحابہ کا اجماع نہیں ہے بلکہ جس نے ممانعت کی تھی اس نے فساد کو دلیل بنایا تھا اور جس نے عورت کو مسجد جانے کا حکم دیا تھا اس

نے اصل حکم رسول ﷺ کو پیش نظر رکھا۔لہذا اس سلسلے میں مذہبی تقلید سے نجات حاصل کرنے اور دین اسلام کی حقیقت سمجھنے کی ضرورت ہے۔

11 تجاویز وسفارشات

خواتین کے مساجد میں جانے سے متعلق کتب حدیث میں جو احادیث مبارکہ وارد ہوئی ہیں ان کی رشنی میں مندرجہ ذیل تجاویز وسفارشات پیش کی جاسکتی ہیں۔

1. عورت اسلامی معاشرے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتی ہے، عورت گویا ایک درسگاہ ہے اگر اس کی اصلاح سے منظم اور پاکیزہ معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ مسجد کی فعالیت کے ذریعے خواتین کی اصلاح کی جاسکتی ہے۔
2. خواتین اگر اپنے شوہر، والد، بھائی یا گھر کے سربراہ سے باجماعت نماز کی ادائیگی کیلئے مسجد جانے کی اجازت طلب کریں تو کسی قسم کی رکاوٹ ڈالنے کی بجائے انہیں سازگار ماحول میسر کیا جائے۔
3. خواتین اگر مساجد جاناہیں تو باوقار انداز سے جائیں اور بناؤ سنگھار سے اجتناب کریں۔
4. عہد نبوی ﷺ میں خواتین کی صفیں مردوں کی صفوں کے بعد آخر میں ہوا کرتی تھیں اب ایسا ممکن نہیں ہے لہذا مساجد میں عورتوں کے لئے الگ جگہ کا بندوبست کرنے کی ضرورت ہے۔ بصورت دیگر ان کو مخلوط ماحول میں نماز کی ادائیگی پر اصرار مناسب نہیں ہے۔
5. فتنہ یا کوئی اندیشہ نہ ہو تو عورت باپردہ ہو کر مسجد میں نفلی عبادت اور تہجد وغیرہ کا بھی اہتمام کرسکتی ہے۔
6. عورتیں اپنے وارثوں کے ساتھ مسجد میں اعتکاف بھی بیٹھ سکتی ہیں اور مسجد میں ان کیلئے الگ اہتمام بھی کیا جاسکتا ہے۔
7. خواتین کے لئے نماز جمعہ، عیدین کے لئے عیدگاہ میں حاضر ہونے کا اہتمام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔
8. خواتین کے ساتھ یقینا بچے بھی ہوتے ہیں، مختلف فتاوی جات پیش کر کے بچوں کو مساجد سے روکنے کی بجائے ان کی تعلیم وتربیت کا اہتمام کرنا چاہیئے۔بچوں کے رونے سے اگر کسی کی عبادت میں خلل واقع ہوتا ہے تو بچوں کو روکنے کی بجائے اسے اپنے نفس کی اصلاح پر توجہ کرنی چاہیئے۔
9. اصلاح احوال کے لئے خواتین کا مسجد سے تعلق مضبوط کرنے اور تعمیری سرگرمیوں میں انہیں فعال کرنے کی ضرورت ہے، تعلق باللہ کے مضبوط ہونے سے یقینا ان میں احساس ذمہ داری بڑھے گا۔
10. موجودہ دور میں مسجد کے کردار کو صرف نماز کی ادائیگی تک محدود کر دیا گیا ہے، اصلاح معاشرہ کے لئے مسجد کے دائرہ کار کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔